Model Madarsa System

An Introduction

ماڈل مدرسہ نظام کا تعارف

اسلامی تعلیمات کے فروغ اور اُن کی بقاء میں مدارس کا بڑا مقام ہے اور انھوں نے اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ دنیا کے تقریباً تمام حصّوں میں انتہائی قابل قدر کام کر رہے ہیں۔ تاہم دور حاضر میں، خاص طور پر شمالی بھارت میں، اس میں عموماً بنیادی ضروری عصری تعلیم کی کمی ہے۔ وہ سینئر سیکنڈری درجہ تک حکومت کے ذریعہ منظور شدہ (NCERT) کورس کی تعلیم نہیں دے رہے ہیں۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ مثلاً اگر وہ NCERT کورس کو شامل کرنے کے خواہش مند بھی ہوں تو ان کے پاس مدرسہ کی تعلیم کے موجودہ نظام میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ سب سے بڑی وجہ وقت، صلاحیت، مالی وسائل اور بنیادی سہولیات کی کمی ہے۔

حالانکہ حکومت رجسٹرڈ مدارس کو مالیاتی امداد فراہم کرتی ہے تاکہ اسلامی تعلیم کے ساتھ ان میں عصری تعلیم کی فراہمی کے لئے بنیادی ڈھانچے اور دیگر سہولتیں میسر ہو جائیں۔ بلاشبہ ان منصوبوں سے کچھ حد تک مدرسوں کی حیثیت کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے لیکن ایسی درس و تدریس کا نظام کا فقدان ہے جس میں اسلامی اور عصری تعلیم بیک وقت دی جاسکے۔ جس کی وجہ سے مدارس کو خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہو پا رہا ہے۔

ماڈل مدرسہ نظام (MMS) میں اس بات کی کوشش ہے کہ مدارس کا تعلیمی نظام اس درجہ بہتر ہو جائے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ، سرکار کی اور کمیونٹی کی امیدوں کو پورا کر سکیں اور وہاں اسلامی تعلیم کو کم کئے بغیر، حکومت سے منظور شدہ عصری تعلیم بھی دی جاسکے۔ بلکہ دونوں تعلیمات مزید بہتر اور اعلیٰ درجہ کی ہو سکیں۔ تمام پڑھائی چار (4) حصّوں میں نئی تعلیمی پالیسی (5+3+3+4) کے تحت ہوگی:

(1) ابتدائی- 5 سال؛ (2) پرائمری - 3 سال؛ (3) مڈل- 3 سال؛ (4) سینئر سیکنڈری (اعلیٰ ثانیہ)- 4 سال

طلباء اس مدت میں 3 کورس بیک وقت پورا کریں گے اور ان کی اسناد بھی حاصل کریں گے۔ یعنی مولوی، حفظِ قرآن اور سینئر سیکنڈری۔

اسی کے ساتھ ان میں چاروں زبانوں (اردو، عربی، انگریزی، اور ہندی) میں (Listening, Speaking, Reading and Writing (LSRW یعنی سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مطلوبہ صلاحیت پیدا ہوگی۔ آخری 2 سالوں میں یعنی سینئر سیکنڈری درجات میں طلباء فارسی اور سنسکرت بھی پڑھیں گے۔ یہاں اس بات کی وضاحت بہت ضروری ہے کی یہ پیشکش بذاتِ خود مدرسہ نہیں ہے بلکہ مدرسہ کی پڑھائی کو بہتر کرنے کا ایک نظام ہے تاکہ ان میں دونوں تعلیمات بیک وقت دی جا سکیں۔ اس نظام کے تحت مدارس کے علماء کی اس طرح تربیت کی جائیگی تاکہ وہ خود ہی Integrated/ Composite Teaching Methodology (بیک وقت کئی چیزیں ایک ساتھ پڑھانے کا طریقہ) کے ذریعہ مکمل مطلوبہ تعلیمی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ اس نظام کے تحت زیادہ مالی وسائل بھی درکار نہیں ہوں گے۔

امید کرتے ہیں کہ اگر مدارس نے اس نظام کو اپنا لیا تو ان سے فارغ ہونے والے طلباء مطلوبہ تمام خصوصیات سے لیس ہوں گے۔ اور وہ اس قابل ہوں گے کہ مدارس کے علاوہ کسی بھی شعبہ میں داخلہ لے کر اپنی صلاحیت میں مزید اضافہ کر سکیں اور اسلام کو ان شعبوں میں متعارف کرا سکیں۔ البتہ جو طلباء اپنی مرضی سے یہ طے کریں کہ وہ دینی تعلیم میں ہی تخصّص حاصل کر کے دین کی خدمت کریں گے وہ بڑے مدارس میں داخلہ لے کر اس ضرورت کو پورا کر سکیں گے۔

چونکہ یہ نظام سرکار کی اور کمیونٹی کی امیدوں کو پورا کرے گا اور مدارس مالی اعتبار سے خود کفیل ہوں گے اس لئے ہم امید کرتے ہیں اور حکومت ہند سے اپیل بھی کرتے ہیں کہ ایک سنٹرل مدرسہ بورڈ (Central Madarsa Board) کی تشکیل کیجائے جہاں اس نظام کے تحت چلنے والے مدارس اور انکے Triple degree Program کو تسلیم (Recognize) کیا جائے تاکہ ملک و قوم کی ترقی میں ایک بڑی کامیابی حاصل ہو سکے۔ تمام دانشورانِ قوم و دردمندان ملت سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے وثوق اور صلاحیتوں کا بھرپور استعمال اس ملّی ضرورت کو پورا کرنے میں فرمائیں۔